

## 20106 - نئی 1740#؛ مسلمان ہونے والے 1740#؛ نصرانے 1740#؛ بچے والے 1740#؛ عورت سے شاد 1740#؛ کرنا

### سوال

میری ایک بہت ہی اچھی دوست دوماہ قبل مسلمان ہوئی ہے ، وہ پہلے بھی شادی شدہ تھی اور اس کا نصرانی خاوند سے ایک بچہ بھی ہے ، اس کے قبول اسلام کے بعد اس کی شادی باطل ہے اور اسلام قبول کرنے کے بعد اسے اپنے بچے کی دیکھ بھال کا بھی حق حاصل ہے ۔

میں اس سے شادی اور اس کے بچے کی دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے والدین ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتے ، میں فخر سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو ہدایت دینے میں مجھے استعمال کیا ، لیکن مجھے اب مشکلات کا سامنا ہے ۔

ایک طرف تو میرے والدین اس عورت سے شادی کرنے کی مکمل طور پر مخالفت کرتے ہیں ، اس لیے کہ وہ کسی اور ملک کی ہے اور اس کی عادات اور رسم و رواج بھی مختلف ہیں اور پھر پہلے خاوند سے ایک بچہ بھی ہے ۔ اور دوسری طرف مجھے یہ بھی علم ہے کہ اس عورت کو اس کی زندگی اور اس کے دین میں بہت ہی زیادہ تعاون کی ضرورت ہے ، اور میں اس سے شادی کر کے اس کا تعاون کرنا اور مددگار بننا اور اس کے بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کرنا چاہتا ہوں ۔

میری گزارش ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں آپ یہ بتائیں کہ کیا میں یہ شادی کر لوں یا کہ اپنے والدین کے کہنے کے مطابق شادی نہ کروں ، والدین کے اس شادی سے انکار کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک سے تعلق رکھتی ہے اور اس کی ثقافت اور رواج مختلف ہیں ۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

والدین کا اپنی اولاد پر بہت ہی عظیم حق ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کرنے کا حکم اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ ملا کر ذکر کیا جیسا کہ مندرجہ ذیل آیت میں ہے :

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ۔۔۔ البقرة ( 83 ) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھراؤ ، اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ النساء ( 36 ) -

اور ایک جگہ پر ارشادی باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہوتا ہے :

آپ کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے ، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھراؤ ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو الانعام ( 151 ) -

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے :

اور آپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا ، اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا پھر دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا ، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا ، بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا الاسراء ( 23 ) -

اس لیے والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرنا سب سے عظیم اعمال میں سے ہے اور ایسا کرنا سب سے اچھی اور افضل خصلت ہے -

یہ تو معلوم ہی ہے کہ کسی معین عورت سے شادی کرنا واجب نہیں جب کسی عورت سے شادی کی رغبت اور اس کے والدین کی مرضی اور رضامندی میں اختلاف پیدا ہو جائے تو پھر بلاشک والدین کی رضامندی کو مقدم رکھنا چاہیے -

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا میں شادی شدہ ہوں اور میری والدہ اسے طلاق دینے کا مطالبہ کرتی ہے -

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا :

والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے اگر تو چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کر -

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1900 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2089 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے -

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو طلاق کے متعلق یہ کہنا تھا جو کہ ہمارے اس مسئلہ سے بھی کئی درجے اوپر ہے

کیونکہ طلاق ایک عظیم اور بہت بڑا مسئلہ ہے ، اور اسی لیے صحیح قول تو یہی تھا کہ اس میں ان کی اطاعت نہیں ہے ۔ دیکھیں الآداب الشرعیۃ لابن مفلح ( 1 / 447 ) ۔

اوپر کی سطور میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی بنا پر آپ اس عورت سے شادی کرنے کے متعلق اپنے والدین کو راضی کریں ، لیکن اگر وہ پھر بھی اس سے شادی نہ کرنے پر اصرار کریں تو پھر ہماری نصیحت یہ ہے کہ آپ ان کی اطاعت کر لیں ، اور ان شاء اللہ عورت کو کوئی اور اچھا اور صالح خاوند مل جائے گا وہ محروم نہیں رہے گی ، اور الحمد للہ آپ کو اس کی ہدایت اور قبول اسلام کا اجر ملے گا ۔

واللہ اعلم ۔